فون نمبر ۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L.5254

جلد ۵۰/۱۵ ۲۸ امان ۱۳۴۰ھش ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۷ مارچ بوقت ۹½ بجے صبح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے میزانیوں کی متفقہ منظوری کے علاوہ تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق فیصلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کے اختتام پر جملہ نمائندگان کو شرف ملاقات سے سرفراز فرمایا

ربوہ ــــ جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت یہاں تین روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اگرچہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز علالت اور ناسازیٔ طبع کے باعث مجلس شوریٰ میں تشریف نہیں لا سکے۔ تاہم حضور نے نمائندگان کو ایک روح پرور افتتاحی پیغام سے نوازا۔ جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مورخہ ۲۴ مارچ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے افتتاحی اجلاس میں نہایت پُرشوکت آواز اور پُر درد و پُرسوز لہجے میں پڑھ کر سنایا۔ نیز مجلس مشاورت کے اختتام پر مورخہ ۲۶ مارچ کو حضور نے قصر خلافت میں جملہ نمائندگان شوریٰ کو شرف ملاقات سے سرفراز فرمایا۔

امسال مجلس مشاورت کی پوری کارروائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت پایۂ تکمیل کو پہونچی۔ ان تین دنوں میں (۲۴ تا ۲۶ مارچ) شوریٰ کے کل چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں مجلس شوریٰ نے سب کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں تربیتی و تنظیمی امور سے متعلق بعض اہم تجاویز کے متعلق مشورے پیش کرنے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کے حق میں اپنی متفقہ رائے کا اظہار کیا۔ تینوں روز نمائندگان متعدد تربیتی، تعلیمی، تنظیمی، اور مالی امور سے متعلق ایک دوسرے کے مشوروں سے مستفید ہونے کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زریں ہدایات اور روح پرور و ایمان افروز ارشادات سے بھی مستفید ہوئے کیونکہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے شوریٰ کے جملہ اجلاسوں میں اہم امور اور تجاویز پر بحث کے دوران متعدد بار نمائندگان سے خطاب فرمایا اور نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا جو جملہ سامعین کے لئے بہت ازدیاد علم و ازدیاد

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

وقف زندگی کی ضروری شرائط

"محض وقف سے کام نہیں بنتا بلکہ ایسے وقف سے کام بنتا ہے۔ کہ انسان محنت، مشقت، قربانی اور اطاعت سے کام کرنے کے لئے تیار ہو"

(ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) (وکالت دیوان تحریک جدید)

تحریک دعا

احباب جماعت خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب۔ مسجد مبارک میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد

مسیح پاک علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور عظیم الشان کارناموں پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ــــ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو یہاں "یوم مسیح موعود" کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت کے اختتام پذیر ہونے کے بعد مسجد مبارک میں چار بجے سہ پہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اہل ربوہ کے علاوہ پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے نمائندگان مجلس مشاورت نے بھی شرکت کی۔ اس طرح ہزاروں فرزندان احمدیت نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے۔ وقت مقررہ پر مسجد مبارک میں حاضر ہو کر بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ اور رفیع الشان کارناموں کے اذکار مقدس سننے کی سعادت حاصل کی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے کی بعد ازاں مکرم حمید الدین صاحب اور نے "کلام محمود" میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اقدس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس ۲۳ مارچ کی اہمیت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور جماعت احمدیہ کے فرائض پر ایک معرکۃ الآرا تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے حضور علیہ السلام کی بعثت کی اغراض کو واضح کرنے کے بعد بالخصوص کسر صلیب کے

(باقی ص ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ مارچ ۶۱ء

مسیحیت کا فروغ کیوں؟

ایک لاہور کا ہفت روزہ معاصر اپنی حالیہ اشاعت میں "مسیحیت کا فروغ کیوں" کے زیرِ عنوان رقمطراز ہے کہ :-

"مولانا غلام مرشد کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ عید الفطر کے خطبے میں انہوں نے پاکستان میں مسیحیت کے فروغ پر اظہارِ تشویش کرتے ہوئے صحیح اور معقول مشورے دیئے۔ یہ اطلاع اب خاصی پرانی ہو چکی ہے کہ گزشتہ ایک سال کے دوران میں پاکستان کے آٹھ ہزار مسلمانوں نے مسیحیت اختیار کی۔ مولانا نے اس کا بھی تذکرہ کیا اور ساتھ ہی بتایا کہ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری میں پاکستان کے عیسائیوں کی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔ مگر تازہ مردم شماری سے معلوم ہوا کہ وہ بڑھ کر دو لاکھ ۳۴ ہزار ہو چکے ہیں۔ یعنی ایک لاکھ ۵۴ ہزار کا اضافہ!

کسی مسلمان کا اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لینا وہ المناک حادثہ ہے جسے مسلمان برداشت نہیں کیا کرتے۔ ان کی غیرتِ دینی کا ہمیشہ یہ حال رہا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کسی ایسے عقیدے کا کبھی اظہار کیا جو اسلام کی رُو سے کافرانہ ہے تو انہوں نے اس سے شدید بیزاری کا اظہار کیا۔ اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم کسی مملکت میں مسلح بغاوت۔ اسی لئے اس کی سزا موت مقرر کی گئی ہے۔ لہٰذا عیسائیت کے فروغ پر ہر مسلمان کا اضطراب ایک فطری بات ہے۔

لیکن معاملہ صرف اضطراب پر ختم نہیں ہو جاتا۔ سوال یہ ہے کہ اس ارتداد کے اسباب کیا ہیں اور اس کی روک تھام کس طرح کی جا سکتی ہے۔ مولانا غلام مرشد نے اس سلسلے میں بجا فرمایا کہ اس کا الزام ہم پادریوں اور مسیحی مشنوں کو نہیں دے سکتے۔ پاکستان کے موجودہ حالات میں ارتداد کوئی قانونی جرم نہیں۔ انگریزوں کے زمانے سے مسیحی مشن کفر کی تبلیغ کرتے آئے ہیں۔ اور جب تک آئینا ہی میں اس کی روک تھام نہ کر دی جائے اس وقت تک مسیحی مشنوں کو ان کے خطرناک کام سے نہیں روکا جا سکتا۔ بلکہ مسلمانوں کو اپنے طور پر ایسے اقدامات کرنے لگیں گے جو ارتداد کو روک دیں۔ ......

...... اس سلسلے میں بعض لوگ جن کو اس سے کوئی بحث نہیں کہ کوئی مسلمان کافر ہو جاتا ہے یا مسلمان رہتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں کہ عیسائی مشنوں پر تبلیغ کی پابندی نہیں لگائی جانی چاہیئے۔ دین میں کوئی جبر نہیں اور کسی مسلمان کو کافر ہونے سے روکنے کی ضرورت نہیں۔ یہ استدلال سراسر باطل ہے۔ بلاشبہ کسی کافر کو جبر کے ذریعہ مسلمان بنانے کی اجازت اسلام نہیں دیتا۔ لیکن مسلمان کو کافر ہونے سے روکنے اور کسی کافر کے مسلمان کو کافر بنانے سے روکنے کا انتظام کرنا مسلمان معاشرے پر بھی فرض ہے اور مسلمان حکومت پر بھی۔ کفر و ارتداد سب سے بڑا جرم ہے۔ اس کی روک تھام اسی طرح ضروری ہے جس طرح دوسرے جرائم کی ——— خصوصاً جبکہ کوئی مسلمان ذہنی گمراہی کی وجہ سے نہیں بلکہ حالات کی مجبوریوں کے باعث کافر بنایا جا رہا ہو۔ اس سے بے نیازی غیر جانبداری اور رواداری نہیں۔ بلکہ بے غیرتی اور بے دینی ہے۔ ترکی سے زیادہ مذہبی معاملے میں کون غیر جانبدار اور روادار ہوگا۔ مگر کمال اتاترک کی زندگی ہی میں یہ ضابطہ نافذ کر دیا گیا تھا کہ عیسائی کسی شخص کو عیسائی نہیں بنا سکیں گے۔ اور وہ ضابطہ اب تک نافذ ہے۔"

اس طویل اقتباس کو یہاں پیش کرنے کی غرض یہ ہے کہ دکھایا جائے کہ ہمارے دوستوں کی تبلیغ اسلام کے متعلق پرواز کہاں تک ہے۔ بجائے اس کے کہ عیسائیت کی یورش کو یہ لوگ خود بڑھ کر روکنے کی کوشش کریں سارا بار حکومت اور جبر پر ڈالتے ہیں اور یہ عجیب و غریب اصول گھڑا گیا ہے کہ

"بلاشبہ کسی کافر کو جبر کے ذریعہ مسلمان بنانے کی اجازت اسلام نہیں دیتا لیکن مسلمان کو کافر ہونے سے روکنا اور کسی کافر کے مسلمان کو کافر بنانے سے روکنے کا انتظام کرنا مسلمان معاشرے پر بھی فرض ہے اور مسلمان حکومت پر بھی۔"

اگر معاصر سے پوچھا جائے کہ یہ فرق قرآن و سنت میں کہاں بیان کیا گیا ہے کہ کافر کو بالجبر مسلمان نہ بناؤ۔ البتہ جو مسلمان کافر ہو جائے اس کو قتل کر دو۔ تو یقیناً معاصر اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے گا۔ قرآن کریم میں آزادیٔ ضمیر کا ایک ہی اصول بیان کیا گیا ہے کہ

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

بات یہ ہے کہ صدر اول کے بعض واقعات سے جبکہ ملک میں ایک طرح سے جنگی صورت قائم تھی اور بعض محارب اللہ اور محارب بالرسول مرتدین کو سزائیں دی گئیں ان لوگوں نے یہ اصول اپنے پاس سے بنا لیا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام کو صرف اپنی اخروی نجات کے لئے بھی ترک کرتا ہے تو وہ اسلامی حکومت کے خلاف باغی ہو جاتا ہے خواہ وہ اسلامی حکومت سے وفاداری کا عہد ہی کیوں نہ کرتا ہو اور اپنے آپکو ان لوگوں میں شامل کرتا ہو جو پہلے ہی غیر مسلم ہونے کی حیثیت سے اسلامی حکومت میں آزادی اور امن و امان سے رہتے ہیں۔ ایسے شخص اور ان غیر مسلموں میں فرق کی کیا وجہ ہے؟ اس کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ان لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ قرآن کریم میں بیسیوں جگہ ارتداد اور اسکے مترادف الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن ایک جگہ بھی اسکی سزا سوا اس اخروی سزا کے جو پیدائشی کافر کے لئے بھی ہے بیان نہیں کی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ کفر اور ارتداد دونوں اللہ تعالیٰ کے خلاف جرم ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا قیامت پر چھوڑ دی ہوئی ہے۔

اور یہ لوگ اپنی کوتاہی پر پردہ ڈالنے کے لئے جو تبلیغ اسلام کے بارے میں ان سے ہو رہی ہے اپنا بوجھ حکومت پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ خود تو عیسائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ یہ کام حکومت کو کرنا چاہیے اور دوسروں کی تبلیغ کو جبراً روکنا چاہیئے۔

یہ درست ہے کہ عیسائی پاکستان میں زبردست تبلیغ کر رہے ہیں مگر اس کا جواب از روئے اسلام ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم ان کو جبراً روکیں بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ ہم ان کے مقابلہ میں نہ صرف پاکستان میں اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کریں۔ بلکہ خود عیسائیت کے گڑھوں میں داخل ہو کر ان پر حملہ کریں۔ اور جتنے لوگوں کو وہ یہاں گمراہ کرنے میں کامیاب ہوں ہم ان سے دوگنے تگنے عیسائیوں کو مسلمان بنائیں۔

اسلام ساری دنیا کے لئے ہے وہ کسی قوم۔ قبیلہ۔ علاقہ یا ملک کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ آج جبکہ تبلیغ اسلام کے ذرائع وسیع تر ہو گئے ہیں ہمارے اہل علم حضرات کو چاہیئے کہ وہ غیر اسلامی طریقے اختیار کرنے کی بجائے سیدھے طریقے دنیا میں اسلام پھیلانے کے لئے اختیار کریں۔ مذہبی لحاظ سے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی بنیاد کھوکھلی ہے۔ اور اگر مسلمان ایمان کی دولت لیکر نکلیں تو وہ اس ہوائی قلعہ کو مسمار کر سکتے ہیں۔ خود یہی معاصر اسی مضمون میں لکھتا ہے :-

"یہ واقعہ ہے کہ کوئی مسلمان خدائے واحد کی پرستش چھوڑ کر تین خداؤں کا اعتقاد قبول نہیں کر سکتا۔ توحید کے بعد شرک کی منزل نہیں آتی۔ توحید دینی ذہن کی آخری منزل ہے اس کے بعد اگر کوئی منزل ہے تو الحاد کی ہے۔ اس لئے یہ خیال بالکل غلط ہے کہ کوئی شخص اسلام ترک کر کے اس لئے عیسائی ہوتا ہے کہ اس میں اسے دینی تسکین ملتی ہے۔ بلکہ اس کے اسباب "ذہنی" کی بجائے "جسمانی" ہیں۔ یعنی عیسائی مشن دولت حسن، اثر اور تنظیم کے ذریعہ لوگوں کو عیسائی بناتے ہیں۔ وہ لاوارث بچوں، مفلوک الحال غرباء، ضرورت مند افراد، گھروں سے غیر مطمئن عورتوں اور اسلام سے بیگانہ طلبہ اور طالبات کو اپنا شکار بناتے ہیں۔"

اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر جہاں تک دین کا تعلق ہے یہ لوگ عیسائیت سے کیوں لرزاں ہیں۔ اگر کوئی شخص محض اخروی نجات کے لئے عیسائی ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اہلِ علم حضرات اس کے سامنے اسلام کو پیش نہیں کر سکے اور اگر وہ کسی دنیوی لالچ یا جسمانی کشش کی وجہ سے ترک اسلام کرتا ہے تو ایسے شخص کو جبراً اسلام میں رکھنے سے اسلام کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ اگر کوئی دیدہ و دانستہ جہنم کی طرف دوڑتا ہے اور جنت کے راستہ سے بھٹکتا ہے اور سمجھانے سے بھی نہیں سمجھتا تو ایسے غلط انسان کی اسیری لے کر کیا ضرورت ہے؟ اسلامی معاشرہ میں ایسے فاسقوں اور فاجروں کی تعداد بڑھانے سے اسلامی معاشرہ کو گندہ بنانا نہیں تو اور کیا ہے؟

پاکستان میں عیسائیت کو روکنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسلامی تربیت اور اسلامی تعلیمات کو وسیع پیمانہ پر پھیلانا ہے۔ جس کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کے سامنے ایک بلند اخلاقی کردار کا نمونہ پیش کریں اور اپنی مثال سے عوام کو دکھائیں کہ بہتر زندگی صرف اسلامی اصولوں کو اختیار کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اگر ہم ایسا نہیں کرینگے اور حکومت پر پڑے رہیں گے تو یقیناً ہم نقصان اٹھائیں گے۔

ترکی کی جو مثال دی گئی ہے یہ بھی عجیب ہے۔ اسی اتاترک نے عربی میں اذان دینا بھی ممنوع قرار دیا تھا اور مسلمان عورتوں کے برقعے جبراً اتروا دئے تھے۔ کیا یہ قانون اسلام کی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا؟

(باقی ص ۸ پر)

مالی جہاد کا ایک منظم اور مربوط نظام

از مکرم پروفیسر محمد علی صاحب ایم۔ اے

جہاد سے مراد ایسی غیر معمولی کوشش اور جدوجہد اور جنگ ہے جو اسلام کی مدافعت کے لئے اخلاقی اور جائز ذرائع سے مدد لے کر کی جائے۔ یہ کوشش حالات کے مناسب حال خواہ مال سے کی جائے یا زبان اور قلم سے یا تلوار سے مقصد اس کا ایک ہی ہے۔ یعنی اسلام اور ان اقدار اور مقاصد کی مدافعت جن کی تکمیل اور حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اسلام پر مختلف اوقات میں مختلف رنگ میں حملے ہوئے اور ان حملوں کا جواب بھی ان کے مناسب حال دیا گیا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آج توحید اور رسالت کے منکر براہ راست تلوار کے ذریعہ سے حملہ آور نہیں ہیں۔ تلوار سے جنگ تو ہو رہی ہے۔ لیکن وہ وطن یا اسی قسم کے دیگر اچھے یا برے تصورات کی حفاظت کے لئے ہو رہی ہے۔ یضع الحرب کے ارشاد نبوی صلعم کے ماتحت مذہبی قتال عملاً ملتوی ہو چکی ہے۔ البتہ جو جہاد اس وقت جاری ہے۔ وہ مال اور جان کا جہاد ہے۔ سورۂ توبہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

انفروا خفافاً وثقالاً
وجاهدوا باموالكم و
انفسكم في سبيل الله ذلكم
خير لكم ان كنتم تعلمون۔

یعنی اگر تم ہلکے ہو یعنی سواری مہیا ہو یا فراغت حاصل ہو۔ یا دیگر ذمہ داریوں کا بوجھ نہ ہو۔ تب بھی جہاد کرو۔ اور مال و جان کی قربانی کرو۔ اور اگر تم بوجھل ہو یعنی کوئی سواری مہیا نہ ہو یا ذمہ داریوں کا بار بھی اٹھایا ہوا ہو۔ اور اس بوجھ کا اٹھانے والا یا کم کرنے والا کوئی نہ ہو۔ تو پھر بھی جہاد کرو۔ اور مالوں اور جانوں کو خرچ کرو۔ اور یہ جہاد خالصتہً اللہ تعالےٰ کی خاطر ہو۔ اور اسی کے راستے پر ہو۔ اور اگر تم جانو تو یہی تمہارے لئے یعنی خود اپنے لئے اور ساری قوم کے لئے بہتر ہوگا۔

اسی طرح سورہ نساء میں فرماتا ہے کہ:۔

ان الذين آمنوا هاجروا
وجاهدوا باموالهم
وانفسهم في سبيل الله

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ سے جہاد کیا ہے۔

ان آیات سے مالی جہاد کی اہمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ دونوں جگہ اموالھم پہلے اور انفسھم بعد میں آیا ہے۔ جان کا جہاد تو بہر حال ضروری ہے۔ خواہ وہ اسلام کی خاطر اپنی خواہشات کی قربانی کے ذریعہ سے ہو یا اپنی زندگی کو اسلام کے لئے خرچ کرنے سے۔ یا اولاد کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے سے۔ لیکن مال کا جہاد خاص طور پر موجودہ زمانے میں کئی ایک خصوصیات کا حامل ہے۔ اور ان عظیم خطرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو نئی زمانہ نظریات اور خیالات کی ہولناک جنگ میں اسلام کو درپیش ہیں۔ اور جن کے کماحقہٗ استیصال کے لئے مال ایک ضروری ہتھیار ہے

مالی جہاد کی ضرورت تو ہر زمانے میں رہی ہے۔ لیکن موجودہ دور کے مانندی تقاضوں کے پیش نظر مالی جہاد کی جو اہمیت اور ضرورت مشخص ہوئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ وصیت کا نظام مالی جہاد کو ایک منظم اور مربوط نظام کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور اسے آسان اور ممکن بناتا ہے۔ یہ ساری صورت حال الٰہی منشاء اور ارادے سے معرض وجود میں آئی ہے۔ اور اس آسمانی تقدیر کی اہم کڑی ہے۔ جسے ہمارے سید و آقا سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے دنیا میں اللہ تعالےٰ نے جاری فرمایا اور جس کے ایک حصہ یعنی تکمیل اشاعت اسلام کو آخری زمانہ میں پورا ہونا تھا یہی وہ مشن تھا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا گیا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے نظریات کی ایک ہولناک جنگ جاری ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے لے کر آج تک روز بروز ایک نئی شدت اور ہمہ گیری اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ایک عظیم ذہنی انقلاب ہے جو ہر ملک، ہر طبقے اور ہر قوم پر حاوی اور محیط ہے جدید دور کے اس ذہنی انقلاب کے چند ایک پہلو جو بنیادی حیثیت کے حامل ہیں خصوصیت سے غور طلب ہیں ان کے پس منظر میں مالی جہاد ایک خاص اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔

اوّل یہ کہ اس ذہنی اور نظریاتی جنگ اور کش مکش کا حلقہ کسی ایک ملک یا علاقے تک محدود نہیں بلکہ ساری دنیا اس کی لپیٹ میں آچکی ہے۔ اور کوئی خطۂ ارض یا قوم خواہ کسی بھی ملک میں ہو۔ ایسا نہیں رہا جو اس ذہنی بحران سے دوچار نہ ہو۔ تمام بنی نوع انسان ایک اضطراب کی حالت میں کسی نہ کسی نظریۂ حیات کا دامن تھامے ہوئے اطمینان کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اب کوئی بھی نظریہ زندگی ایسا نہیں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جو انسان سے بحیثیت انسان مخاطب نہ ہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک ضروری انتباہ

۴ مئی ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا

ولا تکلمنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون۔
وعدٌ علینا حقٌ

ترجمہ۔ ان لوگوں کے بارے میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے ہموم وغموم میں لگ کر دین کے ہر پہلو سے لاپرواہ ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کرونگا۔ اور ناکامی میں مرینگے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا

اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم وغموم میں حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپرواہ ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر۔ ان کی شفاعت مت کر۔ کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ کہ دشمنوں کے لئے۔ پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے۔ اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ جو بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں۔ مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے خلاف ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۴ء)

غلط یا صحیح سب فلسفے اور نظریات ساری دنیا کے انسانوں کے مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا حل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ رجحان تبلیغ اسلام کے لئے ایک نیک فال ہے

دوم یہ کہ قطع نظر دیگر اختلافات اور مختلف النوع مسائل کے جو ہر ملک اور قوم کو اس وقت درپیش ہیں انسان کو بحیثیت انسان کے جو بلوغت حاصل ہوئی ہے اس کی نظیر اس سے قبل نہیں ملتی اور عوام الناس کی گھمبیر آواز خواص کی آواز پر فائق نظر آتی ہے بلکہ اب قوموں کے خواص بھی عوام ہی سے جنم لیتے اور ان ہی کے بل بوتے پر اپنے آپ کو خواص کہلانے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ بنی نوع انسان کا ضمیر جاگ چکا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آج یہ ساز محض تشنۂ مضراب ہو۔ زمین تیار ہے موسم بھی سازگار ہے۔ صرف بیج کی ضرورت ہے نسلی امتیاز۔ جغرافیائی تعصب۔ بین الاقوامی غیریت دراصل ختم ہو چکی ہے۔ اور یہ تمام بت جو حق کی قبولیت کے راستے میں اب تک روک بنے رہے ایک ایک کر کے پاش پاش ہو چکے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں یا جہاں کہیں ان انسان دشمن خیالات و عقائد کے باقیات موجود نظر آتے ہیں۔ وقت کے ساتھ خود بخود دم توڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ یہ امر بھی مجاہدین اسلام کے حق میں آسمانی تائید و نصرت کا رنگ رکھتا ہے۔ سوم یہ کہ تمام جنگوں کے برعکس جن میں پیشہ ور فوجی اور نیم فوجی شامل ہوا کرتے تھے اس نظریاتی تصادم میں ہر چھوٹا بڑا مرد و عورت امیر غریب بالواسطہ یا بلاواسطہ شامل ہے اور شامل ہونے پر مجبور ہے۔ اس ٹھنڈی جنگ میں جملہ ہتھیاروں از قبیل پریس۔ پلیٹ فارم۔ ریڈیو۔ ٹیلیویژن اخبارات و رسائل اور اظہار و بیان کے دیگر نئے پرانے ذرائع کو مقدور بھر کام میں لا رہا ہے۔ قوموں اور ملکوں نے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے اور وہ شور برپا ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی غرضیکہ یہ پراپیگنڈے کی جنگ ہے۔ یہاں تک کہ ادارہ اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی ادارے کو بھی اس مقصد کے حصول کے لئے استعمال کرنے میں مضائقہ نہیں سمجھا جاتا۔ دراصل یہ بھی ایک طرح سے اس امر کا اعتراف ہے کہ وقت آنے پر انشاء اللہ وہ تمام ذرائع کو ان مقاصد کے حصول کے لئے بھی استعمال کیا جا سکے گا۔ جو قرآن کریم کے لفظ لفظ سے ظاہر ہیں

تیسری قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ جہاں ذہنی طور پر ساری دنیا دو کیمپوں یعنی مغربی اور مشرقی یا جمہوری اور اشتراکی کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے اور ان کے باہمی اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ وہاں جو ہر نوزائیدہ کا عفریت اپنی ہیبت ناک قوتوں کے ساتھ انگڑائیاں لیتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ طرفین جدید ترین مہلک ہتھیاروں کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں۔ عوام ایک مجبوری کے عالم میں کسی معجزے کے انتظار میں ہیں۔ دنیا ایک امید و بیم کی حالت میں ہے۔ امید اس امر کی کہ شاید وہ عذاب جو انسان نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہے ٹل جائے۔ اور بیم اس بات کا کہ یہ عذاب ٹلتا نظر نہیں آتا۔

چوتھا قابل ذکر امر اس سلسلے میں یہ ہے کہ یہ جنگ مادیت کی جنگ ہے۔ روس ہو یا امریکہ۔ یا انگلستان۔ نعرہ تثلیث کا ہو یا الحاد کا۔ نظریہ جمہوری ہو یا اشتراکی۔ آخر کار تان مال و زر پر آن کر ٹوٹتی ہے۔ باتیں سب زبانی جمع خرچ ہے۔ شرافت۔ قوت۔ عزت۔ شہرت سب کا معیار روپیہ ہے۔ یورپ ہو یا امریکہ۔ روس ہو یا کوئی اور نام نہاد مذہب ملک سارے کا سارا معاشرہ طرز زندگی۔ اقتصاد فکر اسی محور کے گرد گھومتا ہے۔ نوآبادیاتی نظام ہو یا خالص سرمایہ دارانہ یا خالص اشتراکی یا خالص جاپانی اور جرمن قسم کا تجارتی نظام سب کا تانا بانا روپیہ اور صرف روپیہ ہے۔ اس حمام میں سب یکساں ننگے ہیں۔ حکومتوں کی پالیسیاں قوموں کے فیصلے۔ تجارتی کمپنیاں سیاسی جماعتیں اسی سنہری اور روپہلی صنم کے گرد رقص کر رہی ہیں سود اور سودی کاروبار کا زہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ مارکس اور اس کے حواریوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دنیا میں صرف دو گروہ ہیں۔ سرمایہ دار اور غیر سرمایہ دار لیکن پرستش دونوں اسی بت کی کر رہے ہیں۔ افریقی اور ایشیائی نیم غلام قوموں کو چھوڑ کر سب اسی کے آگے سجدہ ریز ہیں۔ بلکہ وہ بھی اپنے سابق سفید فام آقاؤں کی اسی نقل اتارنے میں ہمہ تن مصروف ہیں کہ اصل کا دھوکہ ہوتا ہے اس تاریخی پس منظر میں ہمارا فرض کسی لمبی چوڑی تشریح کا محتاج نہیں۔ قدرت نے اپنی خاص منشاء کے ماتحت اسلام کی تکمیل اشاعت کو اس زمانے سے مختص کر دیا ہوا ہے۔ اس کے لئے ذہنی اور جذباتی طور پر میدان تیار کر دیا ہے۔ تمام اقوام مغرب و مشرق کو جدید سائنس اور فلسفہ کا بنیادی تضاد اور نقائص کا احساس ہو چکا ہے وہ اصنام خیالی جو قبول حق کے راستے میں روک تھے یعنی نسلی۔ تہذیبی۔ اقتصادی تفوق کے بت آہستہ آہستہ ریزہ ریزہ ہو کر خاک میں مل رہے ہیں۔ نام نہاد مذہب اور تہذیب کا سحر ٹوٹ چکا ہے۔ کسر صلیب ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی ان کے مٹتے ہوئے نقوش کو دلوں سے محو کرنا اور ان کی جگہ اسلام کے درخشاں اور سماوی خطوط کو واضح اور نمایاں طور پر نقش کرنا باقی ہے تثلیث و شرک اور کفر و الحاد کی گرتی ہوئی عمارت کا ملبہ صاف کرنا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس عمارت کو گرانا ہمارے بس کا روگ نہیں تھا۔ یہ اس کی اپنی بنیادی خامیوں کا نتیجہ ہے کہ یہ قصر رفیع و بلند متزلزل ہو رہا ہے۔ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ چکی ہے۔ عیسائی مشنوں کا زور ختم ہو رہا ہے۔ دنیا سمٹ کر ایک ہو گئی ہے اور دنیا تک جسمانی اور ذہنی رنگ میں پہنچنے کے ذرائع اس قدر ترقی پذیر ہو چکے ہیں۔ کہ صدیوں کا کام سالوں میں ہو سکتا ہے۔

(باقی)

خدا تعالیٰ کے مظہر بنو

انصار اللہ کا ہر رکن رات کو سونے سے قبل جائزہ لیا کرے کہ آیا اس کی زندگی سے آج کا گذر جانے والا دن کہیں حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں "خدا تعالیٰ کا مظہر" بننے کے بغیر تو نہیں گزر گیا!

"جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے۔ اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کام نہیں کرتا۔ بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے"

(قائمقام قائد خدمت خلق)

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کی ذمہ داری

مجلس انصار اللہ کے پروگرام میں ایک کام اشاعت لٹریچر کا ہے۔ مجلس اس سلسلہ میں حسب ذیل لٹریچر شائع کر چکی ہے:

(۱) پاکیزہ تعلیم (۲) جماعتی تربیت اور اس کے اصول (۳) اقتباسات در ثمین (فارسی) (۴) ایک غلطی کا ازالہ (۵) راہ ہدیٰ۔ (۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعائیں۔

یہ لٹریچر دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے۔ اور احباب نے اسے بہت پسند کیا ہے لیکن یہ سلسلہ صرف اس صورت میں احسن طریق پر مرکز کی طرف سے جاری رہ سکتا ہے کہ اراکین انصار اللہ اپنے فرض کو پورا کریں۔ اور انہوں نے اپنی شوریٰ میں اس مد کے لئے جو چندہ منظور کیا ہے یعنی ایک روپیہ فی رکن اس کی یکمشت ادائیگی کر دیں۔ تاکہ مزید لٹریچر شائع ہو سکے جس قدر جلد رقم جمع ہو گی۔ اتنی جلدی مرکز اشاعت کا کام کر سکے گا۔ پس اراکین اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اشاعت اسلام کیلئے احمدی بہنوں کا اخلاص

محترمہ نصرت راشدی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر -/۱۸۰ روپے کا چیک کا ارسال فرماتی ہوئی تحریر فرماتی ہیں:

"-/۱۵۰ روپیہ برائے مسجد فرینکفورٹ از طرف عبدالمنان صاحب راشدی

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ -/۳۰ روپے والدہ سیدہ طینت صاحبہ برائے تحریک جدید ۔ ۔ ۔ ۔

اسی طرح ہماری لجنہ کی ایک بزرگ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ نے اپنی کان کی بالی بیچ کر چندہ تحریک جدید اور وقف جدید ادا کیا ہے"

قارئین کرام ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری بہنوں کو بھی خدمت دین کے لئے ایسا ہی جوش و اخلاص عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعمیر ہال کے کام کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سال ۶۱-۱۹۶۰ء کے لئے علم انعامی کا فیصلہ کرتے وقت چندہ تعمیر ہال کے سلسلہ میں مجالس کی مساعی کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے گا۔ قائدین حضرات نوٹ کر لیں

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

میرے ابا جان مرحوم

از مکرم منیر الدین احمد صاحب ابن حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم مقیم سکھر

اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم میرے پیارے ابا جان کو ۳۰-۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا کر گئی۔ اور ہم جس خبر کے سننے کیلئے تیار نہ تھے۔ آخر وہی خبر سننی پڑی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ دنیا فانی ہے۔ لیکن میرے ابا جان کے اعمال غیر فانی ہیں، وہ بے مثال فدائیت کا زندہ نمونہ تھے۔ انہوں نے اپنی ساری عمر افریقہ اور بورنیو میں فریضۂ تبلیغ ادا کرتے ہوئے گزار دی غالباً ۱۹۲۵ء میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی المصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے حکم سے مشرقی افریقہ تشریف لے گئے اور تقریباً دس برس کا عرصہ ممباسہ۔ نیروبی کمپالا۔ ٹانگا نیکا اور یوگنڈا میں تبلیغ میں گزار دیا۔ کراچی کی جماعت جب نہایت ابتدائی دور میں تھی اس وقت ابا جان نے وہاں بھی چند سال حضور کے حکم سے گزار کر اپنے خلوص اور محبت کے گہرے نقوش چھوڑے۔ اس کے بعد مسلسل پندرہ برس کا عرصہ حضور کے ارشاد کے ماتحت بورنیو میں تبلیغ کرتے ہوئے بسر کیا ان کا وجود نہ صرف ہمارے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے مفید اور قیمتی تھا۔ ان کے سب قدیم وجدید دوست ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ میں اس جگہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی المصلح موعود ایدہ الودود کے وہ الفاظ تحریر کرتا ہوں جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فلپائن اور بورنیو کے ذکر میں ارشاد فرماتے تھے۔ حضور نے فرمایا

”اس ملک (فلپائن) میں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمان پہنچے تھے۔ لیکن جب سپین اور پرتگال نے اس پر قبضہ کیا۔ تو عیسائیوں نے مسلمانوں کی گردنوں پر تلوار رکھکر ان سے بپتسمہ قبول کروا دیا۔ میری خواہش تھی۔ کہ اس ملک میں دوبارہ اسلام کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ میں نے تحریک جدید کو اس طرف توجہ دلائی انہوں نے کوشش کی۔ کہ فلپائن میں مبلغ بھیجا جائے لیکن وہاں کی حکومت نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس پر انہوں نے یہ تدبیر کی۔ کہ اس ملک میں لٹریچر بھجوانا شروع کیا۔ جس کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو احمدیت سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر بدر الدین صاحب جو احمدیت کے عاشقِ صادق ہیں۔ چندہ بھی بڑی مقدار میں دیتے ہیں۔ اور تبلیغی جوش بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پریکٹس کا نقصان کر کے چند ماہ فلپائن میں تبلیغ کے لئے وقف کئے جس کے نتیجہ میں وہاں کی جماعت تین سو سے زیادہ ہو گئی“

اس کے بعد حضور نے برٹش بورنیو میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں فرمایا۔

”برٹش بورنیو میں بھی تبلیغ اسلام جاری ہے۔ اس ملک میں ایک انگریز گورنر نے مقامی علماء کو ملا کر ہماری جماعت کے خلاف محاذ قائم کر لیا تھا۔ ڈاکٹر بدر الدین صاحب نے دلیری سے گورنر اور گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ اور وہ علاقہ جس میں گورنر چاہتا تھا۔ کہ احمدیت نہ پھیلے۔ وہاں کے کچھ لوگوں کو اپنے پاس بلا کر تبلیغ کی۔ اور وہ احمدی ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان لوگوں کے ذریعہ اس علاقہ میں مسجد بنانے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے۔“

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء)

پیارے آقا کی زبانی اپنے متعلق تعریف کے کلمات سن کر ان کو جتنی خوشی ہوئی۔ وہ ناقابل تعریف ہے۔

مجھے ابا جان کی صحبت میں رہنے کا بہت کم موقعہ ملا ہے یہ سعادت میری بڑی ہمشیرہ امۃ العزیز صاحبہ حال بورنیو اور چھوٹی ہمشیرہ امۃ الکریم راضیہ کو نصیب ہوئی اور ان دونوں نے ابا جان کی خدمت کرنے اور ان کی نیک صحبت سے فائدہ اٹھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا آخری ایام میں خاکسار کے حصہ میں صرف تین دن اور تین راتیں ہی میسر آئیں۔ جب آپ بورنیو سے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے۔

۵ جنوری ۱۹۶۱ء کی شام تھی۔ جب میں اپنے چچا جان محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم کے ہمراہ لاہور ایئرپورٹ پر ابا جان کے استقبال کو پہنچا۔ ساڑھے پانچ بجے P.O.A.C کا طیارہ اترا۔ تمام مسافر اتر آئے۔ لیکن ابھی تک ابا جان نظر نہ آئے تھے۔ ہم سمجھے شاید اس جہاز میں نہیں ہیں۔ لیکن تھوڑی دیر میں ابا جان کو جہاز کے دروازے پر کھڑا پایا فرطِ محبت سے آنکھیں پُرنم ہو گئیں آٹھ برس قبل ۱۹۵۳ء میں جب ابا جان پاکستان آئے تھے تو کافی صحت مند تھے اب تو سفر کی تکان اور بیماری کی نکاہت کی وجہ سے بہت کمزور دکھائی دے رہے تھے یہ منظر دیکھکر دل بھر آیا۔ جب ابا جان آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے نیچے اترے۔ اور Wheel chair کے ذریعہ باہر تشریف لائے عاجز نے آگے بڑھ کر خیر مقدم کیا۔ اور السلام علیکم عرض کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت اپنی کار خاص طور پر ابا جان کے لئے لاہور بھجوا دی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ ابا جان وہاں سے سیدھے ربوہ جائیں گے لیکن سفر کی تکان کی وجہ سے انہوں نے رات لاہور میں ہی گزارنے کی خواہش کی۔ لاہور پہنچ کر فرماتے تھے۔ کہ اب مجھے تسلی ہے۔ کیونکہ اب ربوہ سے صرف سو میل دور ہوں دوسرے دن صبح لاہور کے قابل ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے کے بعد شام کو ربوہ جانے کا خیال تھا۔ لیکن جب میو ہسپتال میں ڈاکٹر رؤف صاحب نے معائنہ کیا۔ تو ان کے مشورہ کے ماتحت ہسپتال داخل ہو گئے۔

ہسپتال میں رات کے بارہ بجے تک ابا جان کو بے چینی رہی۔ اکثر وقت بیٹھے رہے۔ اور مجھے دبانے کو کہتے رہے۔ نیند کا ٹیکہ لگانے سے نیند آنے لگی۔ تو مجھے فرمایا۔ کہ میری چارپائی کے پاس ہی لیٹ جاؤ۔ ۳½ بجے کے قریب مجھے آواز دی میں اٹھا تو فرمانے لگے کہ سب سے پہلے دو نفل ادا کرو۔ چنانچہ خاکسار نے دو نفل ادا کئے اور پھر ان کے کام میں حسب معمول مشغول ہو گیا۔

۷ جنوری کی صبح کو ابا جان نے کسی کام سے مجھے باہر بھیجا میں نصف گھنٹہ کے اندر واپس آیا تو ابا جان نے مجھے بتایا کہ ابھی ہسپتال کا ایک ملازم آیا تھا اور ۳۰۰ روپے پیشگی جمع کرانے کو کہتا تھا ابا جان کے پاس اس وقت دس پندرہ روپے ہی تھے کیونکہ جہاز سے اترتے ہی ہسپتال میں داخل ہونا پڑ گیا تھا اور میرے پاس بھی رقم نہ تھی۔ ابھی اس واقعہ کو مشکل سے چار گھنٹے گذرے ہوں گے کہ قادیان کے ایک معزز اور بزرگ احمدی دوست ابا جان سے ملنے کے لئے تشریف لائے اور نہایت ہی مؤدبانہ طرز سے آنکھیں نیچی کئے ابا جان کے بازو کو دباتے رہے۔ اور کچھ لمحے بعد یہ کہتے ہوئے۔ کہ آپ سفر میں ہیں۔ آپ کو روپوں کی ضرورت ہوگی انہوں نے ۲۵۰ روپے کی رقم ابا جان کو عنایت کر دی جزاکم اللہ احسن الجزاء

اس تمام عرصہ میں جب سے ہسپتال کا ملازم آیا تھا۔ میں ابا جان کے پاس موجود رہا اور کسی کے ساتھ ان کو ۳۰۰ روپے کی ضرورت کے متعلق بات کرتے نہ پایا۔ اس واقعہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مدد خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ شفقت اور نصرت کا سلوک دیکھکر شکر گذاری کے جذبات سے دل گداز ہو رہا تھا۔

اسی روز دوپہر کو مکرم مولوی عبد القادر صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے تو اس وقت ابا جان کو ہونے سے سانس پھولنے کی تکلیف زیادہ ہو رہی تھی۔ اسلئے بجائے بولنے کے لیٹے لیٹے ہی انہوں نے چند فقرے لکھکر مولوی صاحب کو دکھائے۔ جن کا مفہوم یہ ہے:

”میں خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جو مجھے مشرک اور کافر لوگوں میں سے اٹھا کر ربوہ کے قریب لے آیا جہاں احمدی بھائیوں کی ہمدردی اور پیارے آقا کا قرب حاصل ہے۔“

میں ان تمام احباب جماعت اور بزرگان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو ربوہ میں ہمارے مکان پر تعزیت کے لئے تشریف لائے اور غم کی گھڑیوں میں ہمارا ساتھ دیا اور جنہوں نے بذریعہ خطوط ہمارے ساتھ ہمدردی اور خلوص کا اظہار فرمایا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان پر اپنے فضل اور رحمت کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین۔

لاہور میں میری عدم موجودگی میں محترم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی اور لاہور کے خدام نے جس طور پر ابا جان کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ اور جس اعلیٰ خدمت کا نمونہ پیش کیا۔ وہ صرف احمدی نوجوانوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور اپنی برکتوں اور رحمتوں کا وافر حصہ عطا فرمائے آمین

اسی طرح ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور برادرم حمید احمد صاحب اختر (المنار ربوہ) اور متعدد خدام نے دن رات ایک کر کے جو بے لوث اور پُرخلوص خدمات سرانجام دیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیوی ترقیات عطا فرمائے اور جس طرح مصیبت کے وقت انہوں نے ہمارا ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کا حامی و ناصر رہے آمین۔ حقیقت یہی ہے کہ ان خدمات کا بدلہ احسن طور پر اللہ تعالیٰ ہی عطا فرما سکتا ہے۔

آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان پر اپنی ہزاروں لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم کو ان کی بے مثال نیکیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

احباب میری والدہ محترمہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرماویں جو صدمہ کی تاب نہ لا کر بعارضہ ضعف قلب بیمار ہیں اسی طرح میری ہمشیرہ جو بورنیو میں مقیم ہیں اور خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کا سایہ ہمیشہ رکھے۔ اور ابا جان کی جدائی کے اچانک صدمہ کو دل سے دور کرے اور صبر کی توفیق بخشے۔ اور میرے محترم بھائی جان نصیر الدین احمد صاحب کو جو افریقہ سیرالیون میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور میری چھوٹی بہن امۃ الکریم رضیہ کے دل کو تسکین اور صبر حاصل ہو جس کو ابا جان سے بہت زیادہ محبت تھی اور اب سخت اداس اور مغموم ہے

اعلان

جملہ قائدین مجالس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت ایک شعبہ صنعت و حرفت و تجارت جاری فرمایا ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ خدام زائد وقت کو استعمال کریں۔ اور اس کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اپنے اصل پیشہ کے علاوہ کوئی اور پیشہ سیکھیں جو کہ بوقت ضرورت کام آ سکتا ہو۔ اور جس سے عام وقت میں یا بوقت ضرورت زائد آمدنی پیدا کر سکے اپنی اور سلسلہ کی بہتر طور پر خدمت سرانجام دی جا سکتی ہو اس شعبہ کی سکیم سال رواں ۶۱-۱۹۶۰ء باقی سکیموں کے ساتھ جملہ مجالس کو بھجوائی جا چکی ہے۔ لہٰذا قائدین کرام سے گذارش ہے کہ اس کا بغور مطالعہ فرما کر اپنی اپنی مجالس میں اس شعبہ کا انعقاد فرما دیں اور کام شروع کر دیں۔ جس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدہ طور پر مرکز میں بھجوائی جائے۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کے اسماء جنہوں نے وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ دعا کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو دینی و دنیاوی انعامات سے بہرہ ور کرے۔ اور خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین

- ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور ۔ - ۶۲۵
- سید مہدی شاہ صاحب سانگلہ ہل ۱۹ - ۶
- میاں نور محمد صاحب " ۱۲ - ۶
- فتح محمد صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۲۵ - ۶
- زینب بی بی صاحبہ " ۰ - ۳
- مولوی ظفر الاسلام صاحب " ۰ - ۲
- محمد یوسف خاں صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ ۵۰ - ۶
- جمعدار عبد الحق صاحب " ۲۵ - ۳
- چوہدری شیر محمد صاحب چک ۷ ر شیخوپورہ ۰ - ۶
- " محمد الدین صاحب " ۰ - ۶
- " غلام سرور صاحب " ۰ - ۶
- " شفقت علی صاحب " ۰ - ۶
- ملک نادر خانصاحب کیمل پور ۰ - ۳
- چوہدری بشیر احمد صاحب " ۵۰ - ۸
- " خورشید احمد صاحب " ۰ - ۵
- شیخ نذیر احمد صاحب گوجرانوالہ ۰ - ۶
- میاں عبد الرحیم صاحب " ۰ - ۶
- خواجہ محمد طفیل صاحب " ۱۲ - ۶
- ڈاکٹر محمد الدین صاحب " ۲۵ - ۶
- چوہدری غلام احمد صاحب " ۵۶ - ۶
- " منظور احمد صاحب " ۵۶ - ۶
- ماسٹر نجم الدین صاحب " ۷۵ - ۳
- محمد اصغر صاحب دار البرکات ربوہ ۵۰ - ۲
- ماسٹر محمد حسین صاحب " - ۱۲
- استانی امۃ الحفیظ صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ } ۰ - ۶
- ہدایت اللہ صاحب حسن باڈہ لاڑکانہ ۲۵ - ۶
- شہاب الدین صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ۰ - ۳
- حمید اللہ صاحب کلرک کالج " ۰ - ۸
- چوہدری فضل الرحمٰن صاحب چیچہ وطنی ۰ - ۲۰
- مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ۰ - ۱۰
- مکرم محمد ابراہیم صاحب سارچوری ربوہ ۱۲ - ۶
- بشریٰ صادقہ صاحبہ سنت نگر لاہور ۰ - ۵
- چوہدری مسعود احمد خانصاحب " ۰ - ۷
- صلاح الدین صاحب " ۰ - ۶
- چوہدری محمد حمید صاحب " ۰ - ۸
- ڈاکٹر غلام حیدر صاحب نکلسن روڈ۔ لاہور ۰ - ۸
- محمد عثمان صاحب " ۰ - ۸
- سید محمد یوسف شاہ صاحب " ۰ - ۴
- فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم یوسف علی صاحب ۵۰ - ۶
- سیٹھی عبد الحمید صاحب پشاور ۰ - ۶
- شمس الدین صاحب اسلم " ۵۰ - ۶
- مرزا عبد المجید صاحب " ۰ - ۶
- مکرم فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید بحساب جماعت کوٹ سلطان ۰ - ۱۷
- مکرم غلام سرور صاحب بالاکوٹ ۰ - ۱۲
- نواب خان صاحب " ۰ - ۶
- چوہدری عنایت اللہ صاحب " ۰ - ۶
- ماسٹر حفیظ اللہ صاحب " ۰ - ۶

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے دو بھائیوں اور آپ کے چار ساتھیوں پر عرصہ ڈیڑھ سال سے ایک فوجداری مقدمہ سرگودھا میں چل رہا ہے تاریخ فیصلہ ۲۷ مارچ ۶۱ء مقرر ہے بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مظفر حسین واقف زندگی
(کارکن وکالت مال ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

لیبر اور میٹریل سمیت مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نرخوں کے نظر ثانی شدہ شڈیول ۱۹۵۴ء پر مبنی سربمہر ٹنڈرز ۶ اپریل ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل کام
(۱) داؤد خیل بارڈر کو ری ماڈل کرنے کے سلسلہ میں کیبنوں اور سٹاف کوارٹروں کی تعمیر۔	۵۰,۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	چھ ماہ
(۲) داؤد خیل اور مسان کے درمیان میل نمبر ۱۹۰-۲۲ پر ایک نئے "بی" کلاس سٹیشن (رجابہ) کا قیام	۸۰,۰۰۰/- روپے	۱۶۰۰/- روپے	ایضاً
(۳) داؤد خیل میں مردوں کے نئے دریا نے دریچے کے ڈیٹنگ ہال کی تعمیر۔	۱۰,۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے	۳۰ جون ۱۹۶۱ء

مقررہ فارموں پر داخل کردہ یہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔ یہ فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے دفتر سے ۵/- روپے نقد ادا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے یہ رقم واپس نہیں ہوگی۔

وہ تمام ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈرز کھلنے کی مقررہ تاریخ سے قبل اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر کے ہاں رجسٹر کرائیں۔

ٹنڈر کے کاغذات مشتمل برخصوصی شرائط ٹنڈر (پارٹس اے اینڈ بی) ہدایات برائے ٹنڈر اور مخصوص نمونے وغیرہ (اگر کوئی ہوں) زیر دستخطی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کو ٹھیکے کی خصوصی شرائط پر دستخط کرنا ہوں گے۔ اور یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ یہ شرائط انہیں منظور ہیں۔

زر ضمانت ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت سے قبل ڈویژنل کیشئر پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس لازماً جمع کرانا ہوگا۔ اس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

ریلوے محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ کسی ٹنڈر کو پورا منظور کرے یا کسی ایک حصے کی منظوری دے۔

ہر ٹھیکیدار کو چاہیئے کہ وہ نرخوں کے شڈیول کے ہر باب کے بالمقابل علیحدہ علیحدہ دو ریٹ درج کرے

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے راولپنڈی

پاکستان ویسٹرن ریلوے — راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں (مع لیبر و میٹریل) کے لئے نرخوں کے نظر ثانی شدہ شڈیول ۱۹۵۴ء پر مبنی سربمہر ٹنڈرز ۳ اپریل ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

	کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
۱	سوہاوا اور مساکسوال کے درمیان "بی" کلاس اسٹیشن ٹنڈوی کا قیام (عمارتی حصہ)	۲۰,۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے	چھ ماہ
۲	مساکسوال اور گوجرخان کے درمیان میل نمبر ۱۰۸-۱۰-۹ پر ایک "بی" کلاس اسٹیشن کی تعمیر (عمارتی حصہ)	۹۳,۰۰۰/-	۲۰۰۰/-	ایضاً

ٹنڈرز مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے دفتر سے پانچ روپے نقد ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ رقم بعد میں واپس نہ ہوگی۔ ٹنڈرز اسی روز یعنی ۳ اپریل کو سوا بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

وہ تمام ٹھیکیدار جن کے نام ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام ٹنڈر داخل کرنے کی مقررہ تاریخ سے قبل ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے ہاں درج کرا لیں۔

عام اور خاص شرائط زیر دستخطی سے حاصل کی جا سکتی ہیں ٹھیکیداروں کو ان شرائط کی مقررہ جگہوں پر دستخط کرنا ہوں گے اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ انہیں یہ شرائط منظور ہیں۔

زر ضمانت ڈویژنل کیشئر پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس حسب معمول ٹنڈر فارم خریدنے سے قبل جمع کرانا ہوگا۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ سارا ٹنڈر منظور کرے یا اس کا کوئی حصہ

شڈیول آف ریٹ کے ہر باب کے بالمقابل علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۶۸:- میں ملک ریاض احمد ولد ملک محمد طفیل صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دھرم پورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ دو صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف ریاض احمد ولد ملک محمد طفیل صاحب مکان نمبر ۸ قاضی محلہ دھرم پورہ لاہور

العبد:- ریاض احمد ۲۲/۱/۶۱

گواہ شد:- عبدالواحد ولد نتھو شاہ صاحب صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور ۲۲/۱/۶۱

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۲۲/۱/۶۱

نمبر ۱۵۹۶۹:- میں بشیر احمد ولد فقیر محمد قوم اعوان پیشہ شوز میکر عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دھرم پورہ ڈاکخانہ مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ بوٹ میکر دکان مبلغ اسی روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف بشیر احمد ولد فقیر محمد مکان ۱/۱۰ گلی ۷ دھرم پورہ لاہور ۱۳/۱/۶۱ - العبد: بشیر احمد

گواہ شد:- عبدالواحد ولد منشی نتھو شاہ صدر حلقہ دھرم پورہ مکان نمبر ۱۲ گلی ۵ دھرم پورہ لاہور۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۲۳/۱/۶۱

نمبر ۱۵۹۸۹:- میں شیخ ارشد علی ولد شیخ احمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ وکالت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ شہر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تفصیل جائیداد۔ مکان متروکہ واقع کچہری روڈ سیالکوٹ کی قیمت محکمہ بحالیات نے ۱۳ ہزار روپیہ مقرر کی ہے ۲۔ زرعی اراضی قریباً ۱۱ ایکڑ در قصبہ حمزہ غوث تحصیل سیالکوٹ مالیتی -/۴۰۰۰ روپیہ کل قیمت -/۱۷۰۰۰ روپیہ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت قریباً -/۵۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا

العبد:- شیخ ارشد علی ایڈووکیٹ کچہری روڈ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد احسان سکرٹری وصایا سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد:- قائم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

نمبر ۱۵۹۹۰:- میں بشیراں بی بی زوجہ مہرالدین صاحب دہلوی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ، صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔ حق مہر مبلغ -/۳۲/۲ روپے جو وصول کر چکی ہوں اور نقد روپیہ مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا: بشیراں بی بی ۵/۳/۶۱

گواہ شد:- مہرالدین خاوند موصیہ محلہ دارالیمن ربوہ کوارٹر ۹ درویشاں ۵/۳/۶۱

گواہ شد:- عبدالستار دہلوی پسر موصیہ محلہ دارالیمن کوارٹر ۹ درویشاں ربوہ ۵/۳/۶۱

نمبر ۱۵۹۹۱:- میں امتیاز الدین احمد ولد چوہدری محمد نذیر خاں قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طالب علم ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد محترم بفضل خدا بقید حیات ہیں مجھے اس وقت مبلغ پندرہ روپے جیب خرچ ماہانہ ملتا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی باقاعدہ ادائیگی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد بھی جو بھی آمدنی یا جائیداد پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- امتیاز الدین احمد فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد:- محمد ابراہیم بقاپوری ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:- خاکسار محمد علی چوہدری پروفیسر تعلیم الاسلام کالج فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) وارنٹ آفیسر مکرم ناصر احمد صاحب سرگودھا نے اپنی والدہ محترمہ ظہور نور صاحبہ مرحومہ اور اپنی اہلیہ محترمہ امۃ القدیر صاحبہ کی طرف سے سال بھر کے لئے ایک ایک خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اول الذکر کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ثانی الذکر کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے (مینیجر الفضل)

(۲) والد محترم چوہدری الیاس الدین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ بہلول پور ضلع لائلپور مورخہ ۲۶/۳/۶۱ کو لائلپور سے شاہین ایکسپریس پر کراچی روانہ ہو رہے ہیں جہاں سے وہ ۱۰ اپریل کے جہاز میں عازم حج ہوں گے احباب جماعت اور خصوصاً اصحابہ کرام سے درخواست دعا ہے کہ وہ والد صاحب محترم کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور فریضہ حج کے بعد بخیریت واپس لائے۔

(ناصر الدین۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلانِ ولادت

مورخہ ۲۳ فروری کو اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے محمود شیر خاں کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

ملک عبدالجبار ٹوپی ضلع مردان

[?] ۶۶ م

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ اول)

ایمان کا موجب ہوئیں۔ شوریٰ کے جملہ فیصلہ جات بغرض منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش ہوں گے اور حضور کی منظوری کے بعد ہی نافذ العمل قرار پائیں گے۔

۲۶ مارچ کو شوریٰ کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت جس کا افتتاح مورخہ ۲۴ مارچ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور پیغام اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا تھا۔ ۲۶ مارچ کو اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوگئی (تفصیلی روئداد انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۲۵ مارچ کو نماز مغرب کے بعد وکالت مال تحریک جدید نے امراء ضلع کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا جس میں وکالت مال کی دعوت پر بعض ایسے مقامات اور علاقوں کی جماعتوں کے نمائندگان بھی شریک ہوئے جو مرکز سلسلہ سے دور واقع ہیں۔ علاوہ ازیں تحریک جدید کے وکلاء صاحبان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور نے بھی شرکت فرمائی۔ نیز مورخہ ۲۶ مارچ کو مجلس مشاورت کے اختتام پر دار الضیافت (لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی طرف سے جملہ نمائندگان شوریٰ کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس طرح نمائندگانِ شوریٰ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی حیثیت سے حضور علیہ السلام کے جاری کردہ لنگر کے تبرک سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے دعا کرائی +

ربوہ میں یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

ضمن میں حضور علیہ السلام نے جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیا اس پر عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضور علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃ مقدسہ کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور نہایت پُرجوش انداز میں بعض اُن عظیم الشان نشانوں کا ذکر فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے دیگر ادیان کے مقابل پر اسلام کی تائید میں ظاہر فرمائے اور اس طرح دنیا پر روزِ روشن کی طرح یہ ابدی صداقت پوری شان کے ساتھ آشکار ہوئی کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسلام کا رسول زندہ رسول ہے اور اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے جس کی تاثیرات اور افاضۂ روحانیہ کا سلسلہ برابر جاری و ساری ہے۔ آپ کی اس بصیرت افروز تقریر کے بعد مکرم صوفی رمضان علی صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے فاضل مقررین اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مکرم مولانا شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ پونے چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

شام کو نماز مغرب کے بعد "مسجد محمود" میں بھی مجلس حسنِ بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاد جامعہ احمدیہ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم عطاء الکریم صاحب، مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر، مکرم منور احمد صاحب نمّی سیکرٹری مجلس حسن بیان، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور صاحبِ صدر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ آپ کے عظیم الشان کارناموں اور آپ کے ذریعے رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ اہلِ ربوہ نے مذکورہ بالا دونوں جلسوں میں دلی ذوق و شوق اور محبت و عقیدت کے گہرے جذبات کے ساتھ شرکت کی! اور وہ حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے تذکار مقدس سے بہرہ اندوز ہوئے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آخر میں ہم پھر اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ وہ عیسائیت سے ڈریں نہیں بلکہ اپنے فرض کو پہچانیں جو تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ لگایا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام کے راستے پہلے زمانوں کی نسبت بہت زیادہ وسیع کر دئے ہیں۔ اگر ہمارے پاس ایمان کی دولت ہو تو تمام دنیا کے خزانے جو کفر لیکر اس کے مقابلہ میں نکلا ہے ہیچ ہو جاتے ہیں۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔

نکاح

میرے بیٹے چوہدری ظفر احمد صاحب ونیس ایم اے واقف زندگی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ ایم اے بی ٹی بنت ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم بہاری حال حیدر آباد سے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۵/۳/۶۱ کو بعد نماز ظہر پڑھا۔

دعا میں دیگر بزرگوں کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ سلسلہ احمدیہ کے بزرگ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک و مثمر ثمرات حسنہ بنائے نیز اسلام اور احمدیت کے لئے بھی یہ رشتہ باعث خیر و برکت ہو آمین اللھم آمین۔

ولی محمد ونیس سعد اللہ پوری ضلع گجرات حال لاہور

امریکی وزیر خارجہ جمعرات کو نئی دہلی پہنچیں گے

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ صدر کینیڈی کے ذاتی سفیر مسٹر ایورل ہیری مین نے کل نئی دہلی سے واشنگٹن جاتے ہوئے کہا کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک جمعرات کو دہلی پہنچیں گے۔ جہاں وہ پنڈت نہرو کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ بات چیت کے بعد مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ لاؤس کو غیر جانبدار رکھنے کے مسئلہ پر صدر کینیڈی اور مسٹر نہرو کے خیالات ایک سے ہیں +

صدر ایوب کے دورۂ آسٹریلیا کا انتظار

کراچی ۲۷ مارچ۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ مینزیز نے کہا ہے کہ میں صدر ایوب کے دورۂ آسٹریلیا کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہوں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲